مولانا محمد سرفراز خان صفدر

ختمِ نبوّت
اور
محمد قاسم نانوتویؒ

—————— ایک بے بنیاد الزام اور بہتان کی حقیقت

اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا
احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں —
(حضرت نانوتویؒ)

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ علمی اور تحقیقی طور پر مسئلہ ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے محدثانہ، فقیہانہ اور متکلمانہ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر منطقیانہ انداز میں ٹھوس دلائل اور واضح براہین کیساتھ امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت ثابت کرتے ہیں۔ اور یہ فرماتے ہیں کہ ختم نبوت کے تین درجات اور مراتب ہیں۔ ۱۔ ختم نبوۃ مرتبی، ۲۔ ختم نبوت مکانی اور ۳ ختم نبوۃ زمانی اور باقی دو درجوں، اور مرتبوں کو تسلیم کرتے ہوئے مولانا موصوفؒ یہ فرماتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ درجہ اور رتبہ ختم نبوت مرتبی ہے جو ختم نبوت زمانی کے لئے علت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنیٰ خاتم النبیین ہیں کہ نبوت کے تمام درجات و مراتب اور کمالات آپ پر ختم ہیں۔ اور ساری کائنات میں آپ کے اوپر کسی اور کا درجہ نہیں ہے۔ ہاں آپ کے اوپر صرف خالق کائنات کا درجہ ہے جل مجدہٗ اور بس۔ اور فرماتے ہیں کہ یہ تینوں مراتب اور درجات دلیل مطابقی کے طور پر ثابت ہیں نہ یہ کہ صرف ختم نبوت زمانی ہی مطابقی طور پر ثابت ہے۔ جیسا کہ عوام آپ کی ختم نبوت زمانی ہی میں منحصر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس سے آپ کی پوری فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ تو نبوت مرتبی کے لئے معلول اور ختم نبوت مرتبی علت ہے تو یہ کیونکر باور کیا جا سکتا ہے کہ علت تو مطابقی نہ ہو اور معلول مطابقی ہو، وہاں ان تین درجات و مراتب میں سے اگر ایک مراد لی جائے تو لفظ خاتم النبیین

ختم نبوت مرتبی پر دلیل مطابقی کے طور پر دلالت کرتا ہے۔ اور ختم نبوت زمانی کا ثبوت دلیل التزامی سے محقق ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ ہو تو ہرگز نہیں سکتا۔ لیکن اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں کوئی اور نبی آجائے یا فرض کیجئے کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہو جائے۔ اور اسکو نبوت مل جائے۔ تب بھی آپ کی ختم نبوت پر کوئی زد نہیں پڑتی اس لئے کہ نبوت کا ہر مرتبہ آپ پر ختم ہے۔ لہذا کوئی آپ سے پہلے آئے یا بعد کو آئے آپ کی ختم نبوت پر ہرگز کوئی حرف نہیں آتا۔ لیکن یہ تو محض ختم نبوت مرتبی کے درجہ اور مرتبہ کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے ایک تعبیر اختیار کی گئی ہے۔ ورنہ آپ کی ختم نبوت زمانی کا منکر بھی ویسا ہی کافر ہے۔ جیسا کہ فرائض اور وتر وغیرہ کی رکعات کی تعداد کا منکر کافر ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو اس میں تامل کرے وہ بھی کافر ہے۔ یہ حضرت نانوتویؒ کی ان متعدد عبارات کا خلاصہ ہے۔ جو انہوں نے مختلف کتابوں میں اور بعض تحذیر الناس میں تحریر فرمائی ہیں۔ چند ضروری عبارات ہم یہاں عرض کرتے ہیں غور فرمائیں اور اس کی مزید تحقیق راقم کی کتاب بانیٔ دارالعلوم دیوبند میں ملاحظہ فرمائیں۔

١۔ خاتمیت زمانی اپنا دین ایمان ہے۔ ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں، سو اگر ایسی باتیں جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے۔ اس تہمت کے جواب میں ہم آپ پر اور آپ کے اہل ملت پر ہزار تہمتیں لگا سکتے ہیں۔ الخ (مناظرہ عجیبہ ص ۳۹)

اس عبارت میں حضرت مولانا نانوتویؒ نے ختم نبوت زمانی کو اپنا دین و ایمان قرار دیا ہے۔ اور اس کے برعکس عقیدہ کی ان کی طرف نسبت کو ناحق تہمت کہا ہے۔ اس کا مطلب بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے مولانا نانوتویؒ کو ختم نبوت زمانی کا منکر قرار دیا ہے۔ وہ ان پر ناحق کی تہمت لگا رہے ہیں۔ اور بے بنیاد بہتان باندھ رہے ہیں جس سے مولانا موصوفؒ کا دامن بالکل پاک ہے یہ الگ بات ہے کہ ناحق تہمت لگانے والے کا اس فانی دنیا میں کچھ علاج نہیں

٢۔ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے۔ اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلم ہے۔ کہ آپ اول المخلوقات ہیں علی الاطلاق کہئے یا بالاضافہ۔ الخ (مناظرہ عجیبہ ص ۳)

٣۔ ہاں یہ مسلّم ہے کہ خاتمیت زمانی اجماعی عقیدہ ہے۔ ص ۶۹ یہ عبارتیں بھی بالکل صاف اور واضح ہیں۔

٤۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر لیجئے (تحذیر الناس) صفحہ نہم کی سطر دہم سے لیکر صفحہ یازدہم کی سطر

ہفتم تک وہ تقریر لکھی جس سے خاتمیّت زمانی اور خاتمیّت مکانی اور خاتمیت مرتبی تینوں بدلالت مطابقی ثابت ہو جائیں اور اسی تقریر کو اپنا مختار قرار دیا۔ الخ (مناظرہ عجیبہ ص۵) اس عبارت میں مولانا موصوف نے جہاں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت مکانی اور خاتمیت مرتبی کو دلیل مطابقی سے ثابت تسلیم کیا ہے۔ وہاں آپ کی خاتمیّت زمانی کو بھی دلیل مطابقی ہی سے ثابت گردانا ہے۔ اور اس کو اپنا مختار اور پسندیدہ مسلک و عقیدہ بتایا ہے۔

۵۔ خاتمیّت زمانی تو سب کے نزدیک مسلّم ہے۔ (مناظرہ عجیبہ ص۳) یہ عبارت بھی اپنے مفہوم و مدلول کے لحاظ سے بالکل صاف اور روشن ہے۔

۶۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ خاتمیّت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں بلکہ یوں کہئے کہ منکروں کے لئے گنجائش انکار نہ چھوڑی افضلیت کا اقرار بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیئے اور نبیوں کی نبوت پر ایمان ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر کسی کو نہیں سمجھتا۔ (مناظرہ عجیبہ ص۵)

یہ عبارت بھی بالکل صاف ہے، اور اس میں کسی قسم کی کوئی الجھن اور اشکال نہیں ہے۔

۷۔ مولانا نانوتوی تحذیر الناس کی عبارت کی تشریح و تفصیل کرتے ہوئے حضرت مولانا عبد العزیز صاحب امروہی کے جواب میں رقمطراز ہیں کہ۔ مولانا خاتمیّت زمانی کی میں نے تو توجیہ اور تائید کی ہے۔ تغلیط نہیں کی۔ ہاں آپ گوشۂ عنایت و توجہ سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں اخبار بالعلۃ مکذب اخبار بالمعلول نہیں بلکہ اس کا مصدق اور موید ہوتا ہے۔ اور وں نے فقط خاتمیّت زمانی اگر بیان کی تھی تو میں نے اسکی علت یعنی خاتمیت مرتبی ذکر اور شروع تحذیر ہی میں اقتضاء خاتمیت مرتبی کا بہ نسبت خاتمیّت زمانی ذکر کر دیا یہ تو اس صورت میں ہے کہ خاتم سے خاتم المراتب ہی مراد لیجئے اور خاتم کو مطلق رکھئے تو پھر خاتمیت مرتبی اور خاتمیّت زمانی اور خاتمیّت مکانی تینوں اس سے اسی طرح ثابت ہو جائیں گے۔ جیسی طرح آیت اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ۔ میں لفظ رجس سے نجاست معنوی اور نجاست ظاہری دونوں ثابت ہوتی ہیں۔ اور اس ایک مفہوم کا انواعِ مختلفہ پر محمول ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ (مناظرہ عجیبہ ص۳۷)

اس عبارت سے بھی واضح ہوا کہ مولانا موصوف ختم نبوت زمانی کے منکر نہیں بلکہ اس کے مثبت اور موید ہیں اور لفظ خاتم سے وہ صرف ختم نبوت زمانی ہی کو نہیں بلکہ ختم نبوت زمانی ختم نبوت مکانی اور ختم نبوت مرتبی تینوں کے اثبات کے درپے ہیں اور ان میں سے کسی قسم کو لفظ خاتم سے نکالنے پر آمادہ نہیں اور قوت بیان اور زور دلائل سے وہ ہر قسم کی نبوت، کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر ختم تسلیم کروانے پر مصر ہیں۔

۸۔ سو اگر اطلاق و عموم ہے۔ تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (اوکما قال) جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔ اس باب میں کافی ہے۔ کیونکہ یہ مضمون درجۂ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا ہے گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ہی ہو گا۔ جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہو گا۔ (تحذیر الناس ص ۹)

اس عبارت میں حضرت مولانا نانوتویؒ نے ختم نبوت زمانی کو نہ صرف یہ کہ منطقی دلیل ہی سے تسلیم کیا ہے، بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ ختم نبوت زمانی لفظ خاتم النبیین سے ثابت ہے۔ جو قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور حدیث اور اجماع امت سے بھی یہ ثابت ہے اور جس طرح فرائض وغیرہ کی رکعات کی تعداد کا منکر کافر ہے۔ اسی طرح ختم نبوت زمانی کا منکر بھی کافر ہے۔

۹۔ اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔ (مناظرۂ عجیبہ ص ۱۰۳)

یہ سب عبارتیں حجۃ الاسلام حکیم الامت قاسم الخیرات والعلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دار العلوم دیوبند کی ہیں، ان تصریحات کی موجودگی میں اگر مولوی احمد رضا خان صاحب اور ان کے معتقدین یہ باطل اور مردود دعویٰ کرتے ہیں کہ مولانا موصوفؒ معاذ اللہ تعالیٰ ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں اور اس پر بلاوجہ وہ ان کی تکفیر کرتے اور اس پر مصر ہیں تو اس سے بڑھ کر بددیانتی، ہٹ دھرمی اور تعصب کی بدترین مثال دنیا میں اور کیا ہو سکتی ہے۔؟ اور اسی طرح اگر خانہ ساز نبوت کے مدعی قادیانی کذاب و دجال کی نبوت ثابت کرنے کے لئے حضرت مولانا نانوتویؒ کی عبارات سے یہ غلط نظریہ کشید کرتے ہیں کہ موصوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجراء نبوت کے قائل تھے۔ تو یہ بھی قطعاً باطل اور یقیناً مردود ہے۔ مولانا نانوتویؒ تو تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کے ہونے کا سرے سے احتمال ہی پیدا نہیں ہوتا کسی اور کو آپ کے بعد نبی ماننا تو درکنار جو اس میں تامل کرے مولانا موصوفؒ اسکو بھی کافر سمجھتے ہیں، الغرض حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ ختم نبوت کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے۔ البتہ ضد اور تعصب کی وجہ سے بلاوجہ الزام اور بہتان کا اس دنیا میں سرے سے کوئی علاج نہیں اس کا عادلانہ علاج تو عالم آخرت ہی میں ہو گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔